احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳	بدھ ۔ ۷ رشوال ۱۴۱۳ھ ۔ ۳۱ امان ۱۳۷۲ ہش ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۹۳ء	نمبر ۷۴

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کیلئے تحریکِ دعا

مکرمہ مسز ملک بشیر احمد صاحب کراچی سے اطلاع دیتی ہیں، "میرے بھائی جان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ، لندن میں مکمل چیک اپ کے لئے داخل ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کچھ عرصہ سے علیل ہیں اور زیر علاج ہیں۔ اور اپنے علاج کے سلسلہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی مشورہ لیتے رہتے ہیں۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی آخر رمضان کی دعا میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحتیابی کے لئے دعا کی تحریک فرمائی تھی۔

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے تازہ ارشاداتِ عالیہ

بیت الفضل لندن سے تین مواصلاتی سیاروں کے ذریعے ۲۸ فروری ۱۹۹۳ء کو براہِ راست خطاب

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ فروری ۱۹۹۳ء کو مواصلاتی رابطے پر خطاب کرتے ہوئے درج ذیل ارشادات فرمائے۔

"بعض دفعہ مَیں نے دیکھا ہے کہ خاوند بیوی میں جھگڑے کی بناء یہ ہوتی ہے کہ بعض خاوند اپنی بیویوں کے خطوط پڑھ لیتے ہیں اور خطوط میں سے وہ پھر غلط نتائج نکالتے ہیں اور اسی پر فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ بعض دفعہ خط آپ لکھ رہے ہیں تو پیچھے آ کر پڑھ رہے ہوتے ہیں وہ ویسے ہی اعصاب شکن عادت ہے۔ نہایت ہی بیہودہ ذلیل حرکت ہے۔ کبھی کوئی آ کے کھڑا ہو تو غصہ آتا ہے کہ یہ کیا حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ..... سب کے ذاتی انفرادی حقوق کی ضمانت دی ہے اور بہت ہی پاکیزہ تعلیم ہے۔ کیسی عمدہ حفاظت والی تعلیم ہے۔ جس کے اندر آنے سے انسان کو امن نصیب ہوتا ہے۔ پس کسی کی تحریر ہو جب تک اس کی طرف سے اجازت نہ ہو اس وقت تک کسی دوسرے کو اس تحریر کو پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ امانت ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں یہ عام رواج ہے کہ دوسروں کے خط بھی کھول لیتے ہیں ہم نے اپنے گھروں میں تو یہی دیکھا ہے کہ جو بچپن سے (امام جماعت احمدیہ الثانی) کی تربیت تھی وہ یہی تھی کہ ایک دوسرے کا خط، چاہے بالکل قریبی ہو وہ بھی نہیں پڑھنا۔ چنانچہ مَیں نے کبھی اپنی بیوی کا خط نہیں پڑھا۔ سوائے اس کے کہ وہ خود پڑھا دیں۔ اپنی بچیوں کا کبھی خط نہیں پڑھا۔ سوائے اس کے کہ وہ خود پڑھائیں اور وہ امانت کی طرح، جس طرح بند سربمہر تحریریں ہیں وہ ان کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ تو اپنے معاشرے میں اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ اس سے معاشرے میں حسن پیدا ہوگا اور امن پیدا ہوگا۔"

"اگر ایک غلام یہ ارادہ ظاہر کرے کہ مَیں اپنی قیمت اپنے مالک کو محنت کر کے لوٹا دوں گا اور یہ تحریر لکھ دی جائے اس کے متعلق کہ یہ غلام اپنے مالک کو اپنی قیمت لوٹا دے گا تو قرآن کریم کی تعلیم کی رُو سے مالک پر بعض صورتوں میں فرض ہو جاتا ہے۔ لکھا جاتا ہے اس پر یعنی کتابت تو بظاہر غلام پر ہے لیکن درحقیقت یہ مکاتبت کا اثر مالک پر پڑتا ہے اور قضائے (۔) میں ایک غلام یہ اپیل کر سکتا ہے اگر مالک نہ مانے تو اور درخواست دے کر قضا کے حکم سے یہ تحریر لکھوا سکتا ہے کہ اس غلام کو اجازت ہے کہ اتنے وقت کے اندر محنت کر کے اپنی قیمت واپس لوٹا دے۔ چنانچہ خلفائے راشدین کے زمانہ میں ایسے واقعات ہوا کرتے تھے۔ اور غلاموں نے خلفاء کی عدالت میں اپیل کر کے اپنی آزادی کا حق اس طرح وصول کیا۔ تو دراصل ایسی تحریر کو ہی (مکاتبت) کہتے ہیں جس میں فرضیت آ جائے۔ جو حکم بن جائے جو قانون کا درجہ اختیار کر جائے۔"

"اسی طرح خاوند اور بیوی کے تعلقات کا معاملہ ہے بیوی خاوند کی بہت سی کمزوریوں سے واقف ہو جاتی ہے کیونکہ وہ کپڑے کی طرح لپٹی ہوئی ہوتی ہے اور کپڑے سے انسان چھپا نہیں سکتا اپنے بدن کی کمزوریوں کو لیکن وہ ظاہر نہیں کرتی سوائے اس کے کہ غیر متقی ہو۔ کیونکہ جب تقویٰ نہ ہو تو پھر انسان چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کرتا ہے۔ تبھی قرآن کریم نے اپنے بدن کو ڈھانپنے کا جو مضمون بیان فرمایا ہے۔ اس میں بعض چیزوں کو ظاہر نہ کرنا تقویٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ تو بیوی اگر غیر متقی ہوگی تو وہ سارے معاشرے میں باتیں مشہور کرتی پھرے گی۔ اور خاوند اگر غیر متقی ہوگا تو وہ اپنی مجالس میں اپنے رشتہ داروں میں کہے گا کہ میری بیوی میں تو یہ قصور ہے یہ قصور ہے یہ قصور ہے۔ اور اسی سے سارے معاشرہ میں بدیاں پھیل جاتی ہیں۔ زہر گھولا جاتا ہے اور بعض دفعہ مَیں نے دیکھا ہے بعض خواتین مجھے خط لکھتی ہیں کہ ہمارے خاوند میں یہ کمزوری ہے یہ کمزوری ہے۔ جس سے مجھے بڑی سخت تکلیف پہنچتی ہے۔ کیونکہ یہ قرآن کریم کے اس منشاء کے خلاف ہے جس کا اظہار (عورتیں مردوں کا لباس ہیں اور تم عورتوں کا لباس ہو) میں فرمایا گیا اگر کوئی ناقابلِ برداشت عادت ہے جو ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اصلاح کی خاطر ظاہر کی جاتی ہے تو خاوند کے علم میں لاکر اس کو بتاتے ہوئے کہ مَیں مدد چاہتی ہوں وہ ظاہر کرنی چاہیئے۔ یا پھر اُس وقت یہ کمزوریاں عدالت میں ظاہر کرنی چاہئیں۔ جب یہ کمزوریاں لباس کے جسم سے

باقی صفحہ ۷ پر

ضروری اطلاع

محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد احباب کرام کو توجہ دلاتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی عیادت کے لئے تشریف لانے والے احباب بغیر اطلاع آنے کی بجائے ان سے فون نمبر ۳۴۴۳۱ پر رابطہ کر لیا کریں یا حضرت شیخ صاحب کے صاحبزادے مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ظفر کے ساتھ فون نمبر ۲۲۱۷۴ پر رابطہ کر کے ملاقات کے لئے وقت لے لیا کریں کل ۲۹ مارچ کی رات حضرت شیخ صاحب کو ۱۰۱ درجے کا بخار ہو گیا۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم خواجہ منصور احمد صاحب (حال جرمنی) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام طلحہ مسرور احمد عطا فرمایا ہے۔

نومولود محترم خواجہ نذیر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کا پوتا اور مکرم آغا سیف اللہ صاحب ناظم دارالقضاء کا نواسہ ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی درازیٔ عمر اور خوش بختی کے لئے دعا کریں۔

"اب انسانیت کے نام پر ہمیں جلسے کرنے چاہئیں۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ ۔ امان ۱۳۷۲ ہش   ۳۱ ۔ مارچ ۱۹۹۳ء

انفاق فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ تو دیتا ہے ۔ لیتا کچھ نہیں ۔ لے تو وہ جس کے پاس کچھ نہ ہو یا اتنا نہ ہو جتنے کی اسے ضرورت ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے پاس تو سب کچھ ہے ۔ سب کچھ ہے ہی اس کا ۔ وہ کیوں لے گا ۔ لیکن پھر بھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دو ۔ اللہ تعالیٰ کو قرض دو ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو ۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر بڑا زور دیا جاتا ہے ۔

اگر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور جس رنگ میں دیتا ہے اس رنگ میں لیتا کچھ نہیں ۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کو دینے کی تلقین کیوں کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی جو تلقین کی جاتی ہے اس کا کیا مطلب ہے ۔ کس طرح اللہ تعالیٰ کو دیں ۔ اور کس طرح خرچ کریں تو یہ کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا گیا ہے ۔ یہ بات ہم سب کے لئے یکساں اہمیت رکھتی ہے ۔

اللہ تعالیٰ کو دینا دراصل اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دینا ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی بہبود کے لئے خرچ کرنے کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا کہتے ہیں ۔ اور ایسے خرچ انفرادی طور پر بھی کئے جاتے ہیں اور اجتماعی طور پر بھی ۔ اپنی مرضی سے بھی اور کسی اور کے کہنے پر بھی ۔ اپنی مرضی سے تو انسان خرچ کرتا ہی ہے ۔ غریبوں اور بیکسوں کی مدد کرتا ہے ۔ بیواؤں اور یتیموں کے لئے خرچ کرتا ہے ۔ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس سے اجتماعی طور پر لوگ مستفید ہو سکیں ۔ کبھی کہا کرتے تھے کہ پُل بناؤ ۔ سرائیں بناؤ ۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن سے بہت سے لوگ مستفید ہوتے ہیں ۔ اب تو پُل حکومتیں بناتی ہیں ۔ اور سراؤں کا کام ہوٹلوں سے لیا جاتا ہے ۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں ہیں جن پر خرچ کیا جانا ضروری ہے ۔

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک امام کی موجودگی سے متمتع ہوتے ہیں ۔ ہمیں خرچ کی راہ دکھانے والا ہمارا امام ہے ۔ جماعت امام کی آواز پر لبیک کہتی ہے ۔ اور خرچ کرتی ہے ۔ یہ خرچ صحیح معنوں میں اور اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے ۔ جب اور جس بات کی ضرورت پیش آئے ہمارے سامنے ایک پروگرام آجاتا ہے ۔ اور جماعت دل کھول کر خرچ کرتی ہے ۔ یہ انفاق فی سبیل اللہ کی بہترین صورت ہے ۔

اپنی باتوں کو مشتہر کر کے
میری باتوں کو راز رکھتے ہو
یہ محبّت ہے یا عداوت ہے
مجھ سے کیوں امتیاز رکھتے ہو

ابوالاقبال

ترا خیال کرامت، ترا قلم اعجاز
کیا ہے صفحۂ قرطاس پر رقم اعجاز

دکھایا تیری دعاؤں نے دم بدم اعجاز
ہر اک دم تھا غنیمت ہر اک قدم اعجاز

دُکھی دلوں کو دکھائے گا راہِ صبر و رضا
ترا یہ جذبہ بنے گا جنم جنم اعجاز

دکھائے تُو نے مناظر جو وقتِ آخر کے
ترے قلم نے دکھایا ہے لاجرم اعجاز

غموں سے ساری جماعت کے دل گداز ہوئے
دکھا گئی ہے ہمیں تیری چشمِ نم اعجاز

تھی خوش نصیب بھی کتنی تری شریکِ حیات
دکھا دیا سرِ تسلیم کر کے خم اعجاز

قریب تھا سفرِ آخرت مگر پھر بھی
تھا اُس کا صبر و تحمل قدم قدم اعجاز

اِدھر تھیں تیری دعائیں، تضرع و زاری
اُدھر تھا حق کا بلاوا بھی یک قلم اعجاز

وہ جس کے رحم سے ہوتی ہیں مشکلیں آساں
وہ جس کے فضل سے بنتا ہے دردِ غم اعجاز

ہے اس کا لُطف و کرم ہم پہ بے حد و پایاں
دکھا رہا ہے وہ ہم کو قدم قدم اعجاز

خودی میں اسطرح ڈوبے خدا نما بن جائے
دکھائے بندہ بھی اتنا تو کم سے کم اعجاز

یہ زیست کیا ہے سکینت اگر نصیب نہ ہو
جو موت وجہِ سکوں ہو تو کیا ہے کم اعجاز

سکونِ قلب ملے اور مغفرت کی نوید
ہے کیا جہاں میں اس سے کوئی اہم اعجاز

جو اُس کا فضل نہ ہو تو ہیں گُل بھی انگارے
وہ مہرباں ہو تو بن جائے نارِ غم اعجاز

ہمائے عہدِ امامت اگر ہو سایہ فگن
عرب ہوں فاتح، دکھائے ہر اک عجم اعجاز

مقدّم اُسکی مشیّت، قبول اُس کی رضا
بنے گا ساری جماعت کا ضبطِ غم اعجاز

ہوں اُسکی شانِ غنا پر نثار ہیں بھی سلیم
دکھائے گا مرے آقا کا دردِ غم اعجاز

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ

لجنہ اماء اللہ کا ہال ——— تاریخی جائزہ

لجنہ اماء اللہ کا قیام دسمبر ۱۹۲۲ء میں عمل میں آیا۔ ابتدا میں لجنہ اماء اللہ کے پاس نہ کوئی کلرک تھی اور نہ ہی باقاعدہ دفتر تھا۔ سیکرٹریاں ہی خود کام کرتی تھیں ۳۳-۱۹۳۲ء کے قریب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے حضرت سیدہ ام طاہر کے گھر کے نچلے حصہ میں ایک کچا کمرہ بنا ہوا تھا وہ لجنہ کا کام کرنے اور امۃ الحی لائبریری کے لئے عطا فرمایا۔ ۱۹۴۵ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے لجنہ اماء اللہ کو باقاعدہ منظم کرنے اور مجلس عاملہ مرکزیہ بنانے کی تحریک فرمائی تو یہ بھی فرمایا کہ حضرت سیدہ ام طاہر نے قرضہ لے کر لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے لئے زمین خریدی تھی۔ لجنہ اس قرضہ کو چندہ جمع کرکے ادا کرے اور عمارت بنوانے کے لئے رقم جمع کرے۔ آپ نے فرمایا امید ہے کہ چالیس ہزار میں دفتر بن جائے گا۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فوراً امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر چندہ جمع کرنا شروع کیا۔ چار ہزار زمین کی قیمت ادا کی اور دفتر کے لئے چندہ جمع ہو رہا تھا اور نقشہ بن رہا تھا کہ قادیان سے پاکستان نقل مکانی ہو گئی۔ جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی مستقل رہائش کے لئے ربوہ تشریف لے آئے تو آپ نے ایک کچا کوارٹر جس میں دو کمرے اور ایک برآمدہ تھا لجنہ اماء اللہ کو لجنہ کے کاموں کے لئے عطا فرمایا۔ ساتھ ہی تحریک فرمائی کہ لجنہ مرکزیہ اپنا دفتر بنانے کے لئے چندہ جمع کرے اس وقت ساری جماعت کی ہی مالی حالت کمزور تھی تاہم یہ کام جاری رہا اور ۳۱ مئی ۱۹۵۰ء صبح ساڑھے چھ بجے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے دست مبارک سے دفتر لجنہ مرکزیہ کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ ستمبر ۱۹۴۸ء میں جب ربوہ کی بنیاد رکھی گئی تھی تو لجنہ مرکزیہ نے ۲۴۰۰ روپے ادا کرکے ۴۲ کنال زمین دفاتر لجنہ مرکزیہ کے لئے حاصل کی تھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ازراہ شفقت دفتر لجنہ اماء اللہ کی زمین کی قیمت واپس لجنہ کو عطا فرما دی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولوی محمد دین صاحب نے بھی دفتر کی بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ اگلے دن یکم جون کو مستورات کا پروگرام تھا حضرت اماں جان نے سب سے پہلے اپنے دست مبارک سے اینٹ نصب فرمائی۔ پھر حضرت سیدہ ام ناصر۔ حضرت سیدہ ام داؤد اور بہت سی دیگر (خاتون رفقاء) نے اینٹیں رکھیں۔ بعد میں مجلس عاملہ کی ممبرات نے اینٹیں رکھیں۔

قریباً اسی ہزار روپے کی لاگت سے یہ دفتر ۱۹۵۲ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ کے جلسہ سالانہ مردانہ میں تقریر کے دوران فرمایا کہ "جس بات کی انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے (یعنی عاجزہ نے) وہ یہ ہے کہ میں عورتوں میں تحریک کروں کہ لجنہ اماء اللہ کا دفتر بن گیا ہے وہ اس کے چندہ کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ عورتوں نے پھر ہم پر بازی لے لی ہے مردوں کے دفتر ابھی بنیادوں سے ہی نیچے پڑے ہوئے ہیں۔ مگر عورتوں کا دفتر خدا تعالے کے فضل سے مکمل ہو چکا ہے صرف پردہ بنانے میں افسر نے کسی قدر سستی کی ہے۔ اگر وہ پردہ بنا ہوا ہوتا تو ان کا سارا کام اس جگہ پر بڑی اچھی طرح چل سکتا تھا۔ میں نے لجنہ سے کہا تھا کہ میری کسی تحریک کی ضرورت ہی نہیں جس وقت مستورات اپنا دفتر بنا ہوا دیکھیں گی بس کہیں گی (اللہ پاک ہے) فوراً لو چندہ اور اس کو مکمل کرو۔" یہ سب امامت کی برکت تھی کہ دفتر بھی جلد تعمیر ہوا اور چندہ بھی بہت جلد جمع ہو گیا ۱۹۵۲ء کی مجلس شوریٰ لجنہ کے ہال میں منعقد ہوتی اور جب تک تعلیم الاسلام کالج کا ہال نہ بن گیا یہاں ہی ہوتی رہی

۱۹۵۲ء سے دفتر باقاعدہ استعمال ہونے لگا لیکن ابتدائی عمارتیں جو تعمیر ہوئیں انجینئروں کو ربوہ کی زمین کے کلر کا اور اس سے بچاؤ کے علاج کا تجربہ نہیں تھا۔ بہت جلد عمارتیں خراب ہونی شروع ہو گئیں۔ گو ساتھ ساتھ مرمتیں ہوتی رہیں۔ خاص کر ہال کی چھت کی مگر آخر کار ایک وقت آیا کہ اسے رہائش کو خطرناک قرار دیا گیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے بھی ماہرین سے مشورہ کیا تو سب نے یہی کہا کہ گرا کر دوبارہ تعمیر ہو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے یہ کام ٹیکنیکل کمیٹی کے سپرد کیا اور نقشہ بنوایا۔ اور لجنہ نے یہ فیصلہ کیا کہ ساری عمارت گرا دی جائے۔ پہلے دفتر بنایا جائے اور عارضی طور پر لجنہ کا دفتر مہمان خانہ مستورات میں منتقل کر دیا جائے۔ جب دفتر کی تعمیر مکمل ہو جائے تو پھر ہال بنایا جائے۔ لجنہ اماء اللہ کے پچاس سال پورا ہونے پر لجنہ نے اس غرض سے پانچ لاکھ روپے جمع کئے تھے۔ مگر دیر ہوتی گئی اور اندازہ خرچ بڑھتا گیا۔ نئے دفتر کی بنیاد ۱۹۸۵ء ۳ مئی کو رکھی گئی۔ اور ستمبر ۸۶ء میں نئے دفتر میں کام منتقل کر دیا گیا۔ دفتر پر پندرہ لاکھ خرچ آیا تھا جس کے لئے جوبلی فنڈ سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرضہ دلایا تھا۔ جو لجنہ نے بہت جلد ادا کر دیا۔

ہال کی تعمیر کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۶ جنوری ۱۹۸۷ء کو خطبہ جمعہ میں ۲۶ لاکھ روپے کی تحریک فرمائی۔ لجنہ اماء اللہ نے فوراً یہ خطبہ ہر لجنہ کو بھجوایا اور باقاعدہ چندہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ اس عرصہ میں لجنہ کے ہال کا نقشہ مکرمی ملک شفیق صاحب نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق تیار کیا۔ ۲۰ فروری ۱۹۸۸ء کو ہال کی بنیاد مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ نے رکھی۔ اور ہال کی تعمیر کا کام شروع ہوا۔ کئی دفعہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے کام بند بھی کرنا پڑا۔ پانچ سال کے عرصہ میں تکمیل کو پہنچا اور آج اس ہال کا افتتاح ہو رہا ہے۔ اس پانچ سال کے عرصہ میں مہنگائی بڑھتی چلی گئی اور جس ہال کا اندازہ خرچ ۲۶ لاکھ روپے لگایا گیا تھا اس پر چوالیس لاکھ پچپن ہزار خرچ ہو چکا ہے۔ سڑکوں اور لیٹرین کا جو یونٹ بنا ہے اس کا خرچ بھی اس میں شامل ہے۔

جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ کی تحریک فرمائی تھی تو ازراہ شفقت حضور نے فرمایا تھا کہ یہ بہت بڑی سکیم ہے اس میں مردوں کو بھی حصہ لینا چاہیئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر پانچ لاکھ روپے صدر انجمن احمدیہ نے بطور عطیہ دیئے۔ دو لاکھ روپے تحریک جدید نے۔ ایک لاکھ روپے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے ایک لاکھ روپے وقف جدید نے اور پچاس ہزار روپے مجلس انصار اللہ نے دیئے۔ گویا ساری آمدیں سے جو چھیالیس لاکھ روپے ہوئی ہے ساڑھے نو لاکھ روپے ان سب کی طرف سے ہیں۔ میں لجنہ پاکستان کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ چونکہ ۱۹۸۹ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تنظیموں کے نظام میں ایک اہم تبدیلی فرمائی تھی اب سب لجنات براہ راست حضور سے ہدایات حاصل کرتی ہیں۔ اس لئے تعمیر ہال کا چندہ بیرونی لجنات سے نہیں لیا گیا سوائے چند لجنات کے جنہوں نے خصوصی طور پر حضور سے اجازت لے کر ادا کیا ہے ان میں سے سر فہرست لجنہ انگلستان ہے۔ میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور سب احباب سے درخواست کرتی ہوں کہ بہت دعا کریں۔ اس ہال کا بننا جماعت احمدیہ کی خواتین کے لئے بہت بابرکت ہو۔

(یہ تحریر لجنہ ہال کے افتتاح کے موقعہ پر ۲۷ مارچ ۱۹۹۳ء کو پڑھی گئی)

خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے

جن والدین نے اپنے بچے تحریک وقف نو میں پیش کئے ہیں ان کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

"خدا کے حضور بچے کو پیش کرنا ایک بہت ہی اہم واقعہ ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور آپ یاد رکھیں کہ وہ لوگ جو خلوص اور پیار کے ساتھ قربانیاں دیا کرتے ہیں وہ اپنے پیار کی نسبت سے ان قربانیوں کو سجا کر پیش کیا کرتے ہیں۔ قربانیاں اور تحفے دراصل ایک ہی ذیل میں آتے ہیں۔ آپ بازار سے شاپنگ کرتے ہیں۔ عام چیز جو گھر کے لئے لیتے ہیں اسے باقاعدہ خوبصورت کاغذوں میں لپیٹ کر اس کے گرد لپیٹے جانے والے فیتوں سے سجا کر آپ کو پیش نہیں کیا جاتا۔ لیکن جب آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے تحفہ لینا ہے تو پھر دکاندار بڑے اہتمام سے اس کو سجا کر پیش کرتا ہے۔ پس قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا بعض لوگ تو مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے کر جاتے ہیں پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں؟

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

میجر حبیب اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ چکوال

اگر پنجاب کو متحدہ ہندوستان کا بازوئے شمشیر زن قرار دیا جائے تو چکوال اور جہلم کے علاقہ کو اس بازو کا پنجہ کہنا عین مناسب ہوگا۔ اس سنگلاخ زمین سے فوج کے سپہ سالار اور مشہور جرنیل پیدا ہوئے۔ دوالمیال کا گاؤں جو پہلے ضلع جہلم میں تھا اور اب چکوال کے ضلع میں شامل ہوا۔ یہ قریباً ساڑھے چار ہزار فٹ سطح مرتفع پر واقع ہے اس کے قریب ہی ہندوؤں کا مشہور مذہبی مقدس مقام کٹاس واقع ہے۔ جہاں کورد پانڈو کا مشہور مندر ہے اس گاؤں سے قریباً نو سو نوجوان جنگِ عظیم اوّل میں شریک ہوئے۔ اس گاؤں کی اس خصوصیت کی وجہ سے حکومت کی جانب سے توپ انعام میں دی گئی۔ یہ توپ کیپٹن غلام محمد صاحب جو باباکپتان کے نام سے گاؤں میں مشہور تھے۔ جہلم سے چھکڑوں کے جلوس میں لائے اور اب بھی گاؤں کے تالاب کے کنارے یہ توپ ان بہادروں کی بہادری و شجاعت بیان کر رہی ہے۔ کیپٹن غلام محمد صاحب کو خاکسار نے بھی دیکھا ہے۔ بڑھاپے میں بھی فوجی وردی پہنے سینہ پر بہادری کے تمغے آویزاں قادیان میں جلسہ سالانہ کے ایک اجلاس کی صدارت فرمایا کرتے تو وہ جلسہ کے مہمانوں میں بہت ممتاز اور نمایاں نظر آتے ان کے ایک بیٹے میجر حبیب اللہ تھے جو اس تاریخی گاؤں کے قریباً بتیس برس تک جماعت کے امیر رہے۔ میں نے اعوان قوم کی اس بستی کو تاریخی گاؤں کہا۔ دنیوی طور پر اپنی جنگجو صلاحیتوں کے لحاظ سے بھی تاریخی ہے کہ اس گاؤں کو جنگِ عظیم میں کارناموں کی بنا پر نمایاں مقام ملا۔ اس بستی نے دو جرنیل بریگیڈیئر بیسیوں کرنل میجر اور کیپٹن پیدا کئے۔ احمدیت کی تاریخ میں بھی اس گاؤں کو تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ یہاں حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں جماعت قائم ہو گئی تھی۔ دوالمیال کے پہلے امیر مولوی کرمداد خان تھے۔ ان کی وفات کے بعد قاضی عبدالرحمان صاحب والد ملک مبارک احمد صاحب امیر مقرر ہوئے ملک صاحب کی فرقان فورس میں خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔ بہت بزرگ اور اخلاص کے پیکر اور مثالی احمدی تھے۔ قاضی صاحب کی زندگی میں میجر حبیب اللہ امیر جماعت مقرر ہوئے تھے کہ قاضی صاحب آخر عمر میں ربوہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ قاضی صاحب کا اتنا احترام تھا کہ جماعت دوالمیال ان کے ادب اور تقویٰ کے پیش نظر آپ کو ہی امیر بنانے پر مصر تھی لیکن جب آپ کی ہمت نے اجازت نہ دی تو میجر حبیب اللہ صاحب جماعت کے امیر مقرر ہوئے۔ اور چکوال کے ضلع بننے کے بعد آپ امیر ضلع بھی منتخب ہوئے اور تادم مرگ قریباً بیس برس تک جماعت کی امارت آپ کے سپرد رہی آپ توپخانہ میں میجر کے عہدہ پر پہنچنے والے چند ابتدائی افسروں میں سے تھے۔ افواجِ پاکستان کا توپخانہ جب بھی مل بیٹھنے کی سالانہ تقریب منعقد کرتا۔ آپ اس میں ضرور مدعو ہوتے۔ پچھلے سال اس تقریب کی جب تصویر ٹی وی پر دکھائی گئی تو آپ اگلی صفوں میں سفید پگڑی کے ساتھ نمایاں تھے۔ راقم الحروف کو کئی بار آپ سے ملنے اور آپ کے ساتھ قیام کا موقع ملا۔ جن میں سے دو واقعات کا میری طبیعت پر گہرا اثر ہے۔

میرے سسرال کا کمالیہ میں بھٹہ تھا اس کے کوئلہ کے سلسلہ میں مجھے موضع "چھٹی وند" جانے کا اتفاق ہوا۔ ملکوال سے خوشاب کو جاتے ہوئے گولپور سٹیشن سے اتر کر تھوڑا پیدل چل کر ہم چھٹی وند پہنچے۔ یہاں میجر صاحب کی کوئلہ کی کان تھی۔ رات آپ نے ہمیں ساتھ کے کمرہ میں ٹھہرایا صبح سخت سردی میں ہم آپ کے کمرہ میں گئے تو آپ کے کمرہ کی کھڑکی کھلی تھی۔ میرے سوال پر فرمایا کہ تازہ ہوا کے لئے میں کھڑکی کو کھلی رکھتا ہوں۔ آپ بڑے جفاکش تھے۔ آپ کے والد باباکپتان فرمایا کرتے تھے "صاحب ایمان کبھی سست نہیں ہوتا"۔ شکار کے بھی آپ رسیا تھے۔

دوسرا واقعہ بھی زندگی کے ناقابل فراموش واقعات میں سے ہے۔ جامعہ احمدیہ کی ایک جماعت ہر سال دعوت الی اللہ کے پروگرام کے سلسلہ میں مختلف جماعتوں کے دورہ پر جاتی طلباء کو تقریر کی مشق اور جماعتوں کے مسائل کا علم ہوتا۔ جس سال ضلع جہلم کے دورہ پر طلباء گئے وہ رمضان کا مہینہ تھا۔ محمد اعظم صاحب اکسیر اور عبدالرشید صاحب تبسم اس سال دورہ میں شامل تھے

ہم کھیوڑہ پہنچے تو صبح عیدالاضحیہ تھی اور ہم نے دوالمیال رات کو ہی پہنچنا تھا اور فرقوں کھیوڑہ سے دوالمیال صرف جی ٹی ایس ہی جاتی تھی سورج غروب ہو چکا تھا۔ خدا خدا کر کے ایک موٹر تیار ہوئی تمام طلباء سوار ہو گئے اور موٹر دوالمیال کو جانے کے لئے بلندیوں کی طرف روانہ ہوئی۔ ایک موڑ کاٹتے وقت قریب تھا کہ موٹر کھڈ میں گر جائے ڈرائیور نے کمال مہارت سے موٹر کو پچھلی طرف سے پہاڑ کے ساتھ لگا دیا۔ پتہ چلا کہ موٹر کی بریکیں ہی کام نہیں کرتیں سواریوں کی چیخیں نکل گئیں۔ اور بعض تو رونے لگ گئے۔ سواریاں نیچے اتر گئیں اور فیصلہ یہ ہوا ہم پیدل چلیں گے اور جب میدانی علاقہ میں سڑک داخل ہوئی۔ ہم سوار ہو کر اعوان قوم کی بستی دوالمیال رات کی تاریکی میں داخل ہوئے ہمارا قیام میجر حبیب اللہ صاحب کی قیام گاہ پر تھا مجھے یاد ہے وفد کے ایک ایک فرد سے میجر صاحب گلے ملتے تھے اور یہ فقرہ آپ کی زبان پر تھا۔ ہماری عید ہو گئی۔ ہماری عید ہو گئی۔ ہماری عید ہو گئی۔ آپ اتنے خوش تھے جیسے آپ کے عزیز گھر عید کرنے کے لئے آ گئے۔ اور جتنے دن ہم دوالمیال رہے۔ آپ کی پرلطف مہمانی سے لطف اندوز ہوتے۔ جس رات بیت میں جلسہ تھا آپ کے بیٹے اعجاز احمد صاحب نے بیت پر چراغاں کیا۔ دروازہ بنایا اور سارے گاؤں میں عید کی خوشیاں دوبالا ہو گئیں۔

آپ کی وفات کا الفضل میں پڑھ کر گہرا صدمہ ہوا۔ آپ کے عزیزان میں سے ملک مبارک احمد صاحب کے بڑے بھائی ملک بشارت احمد صاحب نائب وکیل المال اور عم زاد کیپٹن محمد عبداللہ صاحب سے ملا تو انہوں نے بتلایا آپ بڑے رعب اور دبدبہ رکھنے والے تھے۔ لیکن سپاہیانہ زندگی تھی۔ اپنی بیٹھک جو گیسٹ ہاؤس تھی اس کی صفائی خود کرتے۔ جھاڑو خود دیتے۔ جماعتی کاموں میں بہت پیش پیش تھے اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی بھی عطا کی تھی۔ جماعت کے اخراجات کا بیشتر حصہ آپ ادا فرماتے اپنے والد ماجد کی طرح خاندانی جھگڑوں سے اجتناب کرتے کیپٹن محمد عبداللہ صاحب نے بتلایا کہ انصار اللہ کے اجتماع میں ربوہ آتے تو بستر ہال میں لگاتے ایک روز میں گیا بستر سائیکل پر رکھا اور باب الابواب اپنے گھر لے آیا۔ آپ نے گھر پر قیام کرنے میں تردد فرمایا کہ نہیں ہال میں اچھا تھا لیکن میرے اصرار پر کہ یہ آپ کا اپنا گھر ہے پھر ان کے ہاں ہی قیام فرماتے۔ دوالمیال میں عصر کے بعد درس خود دیتے۔ سیر باقاعدہ کیا کرتے۔ چھٹی وند میں کشمیر سے آئے ہوئے مہاجرین کو آباد کیا۔ بہت ہنس مکھ۔ تپاک سے آنے والے کا استقبال کرتے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر انصار اللہ کی حیثیت سے دوالمیال اجتماع کے لئے تشریف لے گئے تو خدمت میں پیش پیش رہے۔ آپ انصار اللہ کے زعیم بھی رہے۔ زبان پر خدا کا ذکر رہتا۔ اب گاؤں میں لڑکیوں کا ہائی سکول۔ لڑکوں کا مڈل سکول قائم ہو چکا ہے گاؤں میں بجلی اور پانی مہیا کر دیا گیا ہے۔ ملگجی شام جب پہاڑوں پر چھاتی ہے اور صبح جب بادِ نسیم چلتی ہے تو فضا ان بہادر سپوتوں کے گاؤں کی فضاؤں میں نغمے بکھیرتی ہے۔ جب گاؤں کو توپ انعام میں دی گئی تو اس وقت یہ بھی پیشکش کی گئی تھی کہ کٹاس سے گاؤں کو پانی مہیا کر دیتے ہیں۔ لیکن گاؤں کے سورماؤں نے یہ پسند کیا کہ گدھوں پر پانی دور دراز سے لے آئیں گے لیکن بہادری کا نشان ہمیں عطا کیجئے۔

میں نے اوپر مضمون میں کہا تھا یہ قصبہ یا گاؤں جس کے دو حصے ہیں بالا اور زیریں یہ تاریخ احمدیت میں ایک مقام رکھتا ہے۔ یہاں کے وہ نوجوان تھے جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو قادیان سے لاہور تقسیم ملک کے وقت لائے تھے۔ یعنی میجر جنرل نذیر کے بھائی کیپٹن ملک عطاء اللہ صاحب۔

میجر صاحب اور مولوی کرمداد صاحب دونوں امیر۔ دوالمیال کی زمین میں محو خواب ہیں۔ میجر صاحب نے ایک سو تین سال عمر پائی۔ پچھلے سال پنڈی سے واپسی پر آپ کے داماد میجر سرتاج کی تعزیت کے لئے دوالمیال گئے تو آپ آنکھ کے اپریشن کے سلسلہ میں پنڈی گئے تھے۔ اور آپ سے ملاقات نہ ہو سکی

جب بھی کبھی مجھے عقابوں کے نشیمن اس علاقے میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو طبیعت پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ پتھروں کی یہ سرزمین جس کی کوکھ سے جرنیل اور بہادر سپوت پیدا ہوئے جہاں سے حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں مردان باوفا آپ کی خدمت میں پہنچے گاؤں میں انہوں نے قادیان کے منارہ کی نقل پر بلند مینار تعمیر کیا۔ اپنی برادری کی ہر خوشی و غمی میں شریک ہوتے ہیں۔ گاؤں میں محبت اور آشتی کی فضا قائم ہے کہ بہادروں کا یہی شیوہ ہوتا ہے۔ وہ آپس میں نہیں دشمنوں سے لڑا کرتے ہیں۔

میجر صاحب کے نوجوان بیٹے اعجاز

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالستار خان

محمد خان جونیجو

پاکستان کے سابق وزیراعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو امریکہ کے شہر بالٹی مور کے مقامی ہسپتال میں 18 مارچ 1993ء کو انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر 61 سال تھی اور گذشتہ کئی ماہ سے گلے کے سرطان میں مبتلا تھے۔

آپ 17 اگست 1932ء کو ضلع سانگھڑ (سندھ) میں پیدا ہوئے آپ کا آبائی گاؤں سندھڑی، ضلع سانگھڑ سے 16 میل دور واقع ہے۔ جس کا شمار سندھ کے پسماندہ علاقوں میں ہوتا تھا یہاں کوئی تعلیمی ادارہ نہ ہونے کی وجہ سے محمد خان جونیجو کو چار سال کی عمر میں کراچی بھیج دیا گیا۔ جہاں انہوں نے سینٹ پیٹرک سکول سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ آپ کی عمر 13 سال تھی کہ والد دین محمد خان جونیجو کا انتقال ہو گیا اور گھر کی ساری ذمہ داری آپ پر آن پڑی۔ آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ زمینوں اور خاندانی معاملات کی دیکھ بھال شروع کی جونیجو کے والد اور سندھ کے روحانی پیشوا پیر پگاڑا صاحب کے والد کے آپس میں گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ یہی وجہ ہے کہ محمد خان جونیجو اور پیر پگاڑا صاحب ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔ جونیجو جب پیر پگاڑا صاحب سے ملنے جاتے تو اپنے جوتے کمرے سے باہر اتار دیتے تھے۔

صرف 19 سال کے تھے کہ سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ 1952ء میں پہلی مرتبہ سانگھڑ ڈسٹرکٹ بورڈ کے صدر منتخب ہوئے۔ 1952ء میں پہلی مرتبہ قومی افق پر نمودار ہوئے جب وہ مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ 1962ء میں نواب آف کالاباغ نے انہیں مواصلات۔ تعمیرات اور ریلوے کے وزیر کی حیثیت سے کابینہ میں شامل کیا۔ مارچ 69ء میں یہ اسمبلی ٹوٹ گئی 1977ء میں جنرل ضیاء الحق نے الیکشن کرانے کا اعلان کیا تو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر جونیجو سانگھڑ سے قومی اسمبلی کی نشست پر امیدوار کی حیثیت سے نظر آئے مگر بدقسمتی سے یہ انتخابات ملتوی کر دیئے گئے۔

جولائی 1978ء میں جنرل ضیاء الحق نے قومی اتحاد کی جماعتوں پر مشتمل کابینہ تشکیل دی تو محمد خان جونیجو وزیر ریلوے مقرر ہوئے اور 10 ماہ تک وزیر ریلوے رہے۔ 1985ء میں جنرل ضیاء الحق نے غیر جماعتی انتخابات کروائے تو جونیجو سندھ سے بلا مقابلہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ 23 مارچ 1985ء کو نامزد وزیراعظم کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے ان کے عہدے کا حلف لیا۔ 24 مارچ 1985ء کو جونیجو نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کیا۔ وزارت عظمیٰ کا قلمدان سنبھالنے کے بعد انہوں نے پارلیمنٹ میں یہ کہا کہ میں نے صدر ضیاء الحق سے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ ایک وقت میں دو چیزیں مارشل لاء اور جمہوریت ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے اور میں نے صدر سے اپیل کی ہے کہ وہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے مارشل لاء اٹھالیں اور عوام کو حقیقی نمائندہ حکومت قائم کرنے کا موقع دیں۔

30 دسمبر 1985ء کو ساڑھے آٹھ سالہ طویل مارشل لاء کے خاتمے سے قبل پارلیمنٹ سے آئین کی آٹھویں آئینی ترمیم کی منظوری کروا کے صدر ضیاء الحق نے اپنے مارشل لائی اختیارات کو اپنے قابو میں رکھا۔ اور پھر 29 مئی 1988ء کو درحقیقت یہی 8ویں ترمیم محمد خان جونیجو کی حکومت کے اقتدار کے خاتمے کا پروانہ ثابت ہوئی۔

1988ء کے انتخابات میں محمد خان جونیجو کو شکست کا سامنا کرنا پڑا جبکہ 1990ء کے انتخابات میں دوبارہ قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر انہوں نے 1988ء کی شکست کا داغ بھی دھو دیا۔ محمد خان جونیجو نے مسلم لیگ کی تنظیم کی طرف توجہ کی اور 1988ء میں دوبارہ مسلم لیگ کے صدر منتخب ہو گئے اور تادم مرگ اس عہدہ پر فائز رہے۔ اس سے قبل لیاقت علی خان۔ سردار عبدالرب نشتر اور خواجہ ناظم الدین پاکستان مسلم لیگ کے صدر رہ چکے ہیں۔ صدر مملکت غلام اسحٰق خان۔ وزیراعظم۔ محمد نواز شریف سمیت وفاقی وصوبائی وزراء اراکین پارلیمنٹ سیاستدانوں۔ ملک کی مختلف تنظیموں اور متعدد شخصیات نے اپنے علیحدہ علیحدہ پیغامات میں سابق وزیراعظم اور مسلم لیگ کے صدر محمد خان جونیجو کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

صدر مملکت نے مرحوم کی بیوہ کے نام تعزیتی پیغام میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایک سچے پاکستانی جمہوریت اور آئین کی سربلندی کے علمبردار اور انتہائی بااصول ممتاز سیاستدان تھے۔ صدر نے جمہوریت کے فروغ کے لئے جونیجو کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ان سے پاکستان میں شخصی اقتدار کی بجائے نمائندہ حکومت کے قیام میں ان کے کردار کو قوم خاص طور پر یاد رکھے گی۔

وزیراعظم نواز شریف نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ محمد خان جونیجو کی اچانک اور بے وقت موت ایک قومی نقصان ہے۔ انہوں نے پاکستانی تاریخ کے انتہائی نازک دور میں حکومت کی باگ ڈور سنبھالی اور پوری وابستگی و خلوص نیتی کے ساتھ جمہوری اقدار اور اصول وضوابط کی بحالی کے لئے کام کیا۔ محمد خان جونیجو سے مسلم لیگ میں اپنی طویل رفاقت کو یاد کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ مرحوم محمد خان جونیجو کی پارٹی کو تمام سطحوں پر منظم اور مستحکم کرنے کی مضبوط کوششیں قابل ستائش و تحسین ہیں۔ ان کی وفات نے سیاست میں بہت بڑا خلا پیدا کر دیا ہے جسے پر ہونے کے لئے طویل عرصہ درکار ہے۔

قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان نے کہا کہ قوم ایک اعلیٰ پائے کے سیاستدان سے محروم ہو گئی ہے۔

وزیراعلیٰ پنجاب اور جنرل سیکرٹری پاکستان مسلم لیگ پنجاب غلام حیدر وائیں نے کہا کہ مرحوم محمد خان جونیجو نے وزیراعظم پاکستان اور مسلم لیگ کے سربراہ کی حیثیت میں جو خدمات سرانجام دیں ان کو ساری عمر یاد رکھا جائے گا۔ وہ ایک عظیم محب وطن شخصیت تھے

محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا ہے کہ جونیجو واحد سیاستدان تھے جو سیاست میں ہونے کے باوجود بے ضرر تھے۔ پرانے سیاسی مخالفین بھی ان کی دل سے قدر کرتے تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنی اس شدید خواہش کا اظہار کیا کہ اگر مجھے اپنی مجبوری کے تحت علاج کی غرض سے لندن ٹھہرنا نہ پڑتا تو میں مرحوم محمد خان جونیجو کی آخری رسومات میں ضرور شرکت کرتی۔

وائس آف امریکہ نے محمد خان جونیجو کی وفات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جونیجو کی موت اہم سیاسی تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔ مرحوم پارلیمنٹ میں سب سے بڑی سیاسی جماعت کے سربراہ تھے مگر چند ماہ سے وزیراعظم اور ان کے درمیان فاصلے پیدا ہو گئے تھے اور تحریک عدم اعتماد لائے جانے کی خبریں آرہی تھیں۔

محمد خان جونیجو نے روزنامہ پاکستان کو جولائی 1992ء میں ایک خصوصی انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہر حکومت میں شامل ہونا مسلم لیگیوں کی کمزوری ہے۔ ضیاء نے ان کی حکومت توڑی لیکن جب انہیں بلایا تو وہ رہ نہ سکے اور ان کے پاس چلے گئے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں نے آئین میں آٹھویں ترمیم کے ذریعہ مارشل لاء کے احکامات کو اس لئے تحفظ دیا تھا کیونکہ میرے صدر آرمی چیف بھی تھے۔ میرے سر پر تو جنرل ضیاء الحق بیٹھے تھے جو چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بھی تھے۔ اگر ہم آٹھویں ترمیم نہ لاتے تو مارشل لاء کیسے ختم ہوتا۔ ہر دور میں مارشل لاء کے اقدامات کو تحفظ دیا گیا۔

وزیراعظم نواز شریف کی ہدایت پر سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو کی میت امریکہ سے وطن لائی گئی اور 20 مارچ کو ان کے آبائی گاؤں سندھڑی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کا تابوت مسلم لیگ کے پرچم میں لپٹا ہوا تھا۔ ان کے جنازہ اور تدفین میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ صدر پاکستان غلام اسحٰق خان۔ وزیراعظم نواز شریف۔ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد۔ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب خان چاروں صوبوں کے گورنر اور وزراء اعلیٰ، جموں وکشمیر کے صدر اور وزیراعظم۔ وفاقی وزراء و وزراء مملکت صوبائی وزراء۔ سینٹ۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان چیف آف آرمی سٹاف اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں نے جنازہ میں شمولیت کی۔ اور سوگوار خاندان سے تعزیت کی

ان کی والدہ کی خواہش پر گھر کے سامنے باغ میں ان کی تدفین ہوئی۔ جنازہ مولانا عبدالستار خان نیازی نے پڑھایا۔ اور پولیس نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

مرحوم محمد خان جونیجو کی والدہ اپنے بیٹے کے انتقال پر غم سے نڈھال ہیں۔ ان کی عمر 90 سال ہے۔ ان کے بیٹے اسد جونیجو ہیں جو اس وقت وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کے اسٹیبلشمنٹ کے امور کے مشیر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۷۹۵ میں

صغریٰ بیگم زوجہ ناصر احمد اعوان قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۳۰۰۰/- روپے۔ (۲) سونا ۸ تولہ مالیتی ۲۹۶۰۰/- روپے (۳) ایک ایکڑ زرعی اراضی مالیتی ۱۰،۰۰۰/-۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ صغریٰ بیگم مکان نمبر ۶۶ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۶۹۴۱

مسل نمبر ۲۸۸۰۶ میں

نعیم اکرم طاہر ولد محمد اکرم صاحب باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹۳ حال ناصر ہوسٹل۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۰-۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ نعیم اکرم طاہر باجوہ ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا احمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰۔ گواہ شد نمبر۲۔ شکیل احمد خان وصیت نمبر ۲۷۷۶۷۔

مسل نمبر ۲۸۷۹۶ میں

زاہدہ رضی زوجہ رضی اللہ وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۱۸۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیور طلائی ۷ تولہ ۲۷۰۰۰/- روپے۔ (۳) سلائی مشین مالیتی ۱۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ زاہدہ رضی مکان نمبر ۱۳/۱ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ عطاء اللہ وڑائچ وصیت نمبر ۹۲۰۹۔

مسل نمبر ۲۸۷۹۷ میں

امۃ القدوس بنت عبدالمالک قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۳۰ ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ القدوس مکان نمبر ۳۰ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۱۔ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۶۹۴۱۔

مسل نمبر ۲۸۷۹۸ میں

امۃ الصبوح مالک بنت عبدالمالک قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ امۃ الصبوح مالک بنت عبدالمالک مکان نمبر ۳۰ ناصر آباد ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔ گواہ شد نمبر۲۔ مظفر احمد وصیت نمبر ۲۶۹۴۱۔

مسل نمبر ۲۸۷۹۹ میں

عامرہ عطیہ بنت چوہدری محمد اسلم ایاز قوم ارائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بیت الحمد نمبر ۹۱A ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲-۱۱-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ عامرہ عطیہ بیت الحمد نمبر A-۹۱ ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر۱۔ بشیر احمد محمود وصیت نمبر ۲۳۴۹۹ برادر موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ عبدالحق وصیت نمبر ۱۳۲۶۵۔

بقیہ: صفحہ ۴

احمد ایک ایکسیڈنٹ میں خدا کو پیارے ہو گئے تھے۔ وہ بہت ذہین منتظم اور اثر و رسوخ رکھنے والے نوجوان تھے۔ ایسے جوانوں کو کب دنیا جینے دیا کرتی ہے اعجاز کا نوجوان بیٹا اب کاروبار کو سنبھالے ہوئے ہے۔ احباب اس کے لئے اعجاز کے بڑے بھائی ملک ممتاز اور میجر صاحب کے پسماندگان اور ساری جماعت کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ یہ احمدیت کے جاں نثار خادم ہوں۔ دین و دنیا کی حسنات سے حصہ وافر انہیں نصیب ہو اپنے بزرگوں کی اعلیٰ روایات کو زندہ رکھنے والے ہوں۔ ہم سے رخصت ہونے والے خدا کے فضلوں کے وارث ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ : صفحہ ۱

علیحدہ ہونے کا تقاضا کریں جب اُس کے بعد وہ اس کا لباس نہ رہنے کا فیصلہ کرے ایسی صورت میں اُس کا حق ہے کہ اُس قضا میں جس نے یہ فیصلہ دینا ہے وہاں وہ ان کمزوریوں کو ظاہر کرے لیکن اُس سے پہلے اس کی تشہیر کرنا اور دعا کے بہانے بعض نہایت مخفی باتیں لکھ دینا یہ بالکل ناجائز بات ہے ۔ اگر درخواست کرنی ہے دعا کی تو یہ لکھا کریں بعض کمزوریاں ہیں۔ کوشش کے باوجود چھوٹ نہیں رہیں ۔ مجھے فکر ہے ۔ آپ دعا کے ذریعے ہماری مدد کریں اور اگر اصلاح کروانی ہے اور نظام پھر اس میں دخل دے گا تو پھر خاوند کو بتا کر کہنا چاہیئے کہ تمہاری یہ کمزوریاں اب ناقابل برداشت ہو رہی ہیں میں یہ کپڑا دھلوانے لگی ہوں وہ حصہ جو تمہارے بدن سے چمٹا ہوا ہے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ بدن ٹھیک کیا جائے ، ورنہ یہ کپڑا وہاں لگے گا نہیں ۔ اچھا نہیں لگ رہا۔ بعض بیماریوں والے حصے سے کپڑا الگ ہو جاتا ہے نا! وہاں بیماریوں کی اصلاح کرنی پڑتی ہے ۔ ورنہ کپڑا لگتا ہی نہیں بدن سے ۔ تو جب ایسی تکلیف کی صورت ہو تو پھر تقاضا یہ ہے کہ اصلاح کا جائز طریقہ اختیار کیا جائے ۔ نہ بیوی خاوند کی بدنامی کا موجب بنے نہ خاوند بیوی کی بدنامی کا۔“

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بعض احباب کے سوالات کے جواب دیئے کیونکہ فرمایا کہ اتوار کے روز نصف وقت سوالوں کے جواب دیئے جائیں گے ۔ اور فون اِن PHONE IN سوالات کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے ۔ دنیا کے کسی خطے سے کوئی شخص چاہے ۔ فون کر کے سوال کرنا چاہے اس کا انتظام موجود ہے ۔ فوراً پہنچ جائیں گے۔

چنانچہ میونخ (جرمنی) سے مکرم یحییٰ صاحب نے ، مکرم بشارت احمد صاحب نے جرمنی سے ، مکرم رفیق احمد صاحب فوزی نے ناروے سے ، مکرم مختار احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے نیویارک سے ، اور مقامی دوستوں میں سے مکرم ابن ڈاکٹر ظفر صاحب ، مکرم چوہدری رشید صاحب (ڈاکٹر عبدالسلام کے بھائی) اور مکرم بشیر احمد حیات صاحب نے سوالات کئے جن کے جوابات حضور ایدہ اللہ نے عطا فرمائے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم رانا مشہود احمد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۹ مارچ ۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے ۔ حضور نے ازراہ شفقت اس بچے کا نام کامران احمد عطا فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالحق صاحب آف پنڈی بھاگو (سیالکوٹ) کا پوتا ہے۔ اور مکرم چوہدری لطیف احمد خاں صاحب آف محمد آباد اسٹیٹ (تھرپارکر سندھ) کا نواسہ ہے۔

○ مکرم نعیم احمد اقبال صاحب مربی سلسلہ حال سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷ ، فروری ۹۳ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے ۔ نومولودہ مکرم و محترم ماسٹر غفور احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ مرڑھ چک ۴۵ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کی پوتی اور مکرم محمد اسماعیل خاں صاحب کی نواسی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام سائرہ کنول تجویز فرمایا ہے۔ بچی خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

○ مکرم رشید احمد صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ ، دسمبر ۹۲ء کو دوسری بچی سے نوازا ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام ازراہ شفقت نابغہ احمد عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم کفایت اللہ صاحب کی پوتی اور مکرم ولی محمد صاحب معلم وقف جدید کی نواسی ہے ۔ بچی وقف نو کی تحریک میں شامل ہے ۔

احباب ان بچوں کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب مردان ہاؤس فیکٹری ایریا ربوہ کے داماد مکرم عبدالحلیم طاہر صاحب ، مکرم خان مطیع اللہ منہاس صاحب ان کی دو بیٹیاں ۔ شاہ گل شیریں گل اور ان کے تین بچے ۲۳ ، مارچ کو فیصل آباد جاتے ہوئے ربوہ کی حدود میں ٹریفک کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں جبکہ انکی ایک نواسی ندا ابھی تک ایمرجنسی وارڈ میں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے ۔

○ مکرم حکیم عبدالواحد صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کو گرنے کیوجہ سے دائیں بازو پر شدید چوٹیں آئی ہیں ۔
ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

ربوہ شہر کے پُرامن ماحول کو شرپسندوں سے بچایا جائے

ـــ حکیم خورشید احمد صدر عمومی ـــ

ربوہ (نامہ نگار) حکیم خورشید احمد نے ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ ، اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ ، ڈپٹی کمشنر جھنگ ، ایس پی جھنگ اور کمشنر فیصل آباد ڈویژن کو ایک عرضداشت روانہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ لوگ ربوہ شہر کے پُرامن ماحول کو خراب کرنے کے لئے مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں سب سے پہلے شہریوں کے جذبات مجروح کرنے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا گیا ۔ اب حال ہی میں عید سے چند روز پہلے فیصل آباد اور چنیوٹ سے موٹر سائیکل سواروں کو منگوایا گیا جنہوں نے شہر کے معروف بازاروں میں اودھم مچایا ۔ پریشر ہارن بجاتے ، شاپنگ کرنے والی خواتین کو چھیڑا اور سیٹیاں بجاتے ہوئے اپنی من مانی کر کے فرار ہو گئے ہم نے اس واقعہ کی اطلاع مقامی افسران کو دی ۔ ازاں بعد عید الفطر کے دوسرے روز پھر تقریباً ۲۰ موٹر سائیکل سوار پھر شہر میں داخل ہوئے انہوں نے پھر پہلے کی طرح اودھم مچایا ایک ایک موٹر سائیکل پر تین تین افراد سوار تھے انہوں نے مختلف بازاروں کے چکر لگائے اور خواتین کو تنگ کیا ان کا مقامی نوجوانوں سے تصادم بھی ہوا ۔ پولیس نے ان کا پیچھا کیا لیکن یہ بھاگ گئے ۔ حکیم خورشید احمد نے افسران بالا سے استدعا کی ہے کہ ایسے عناصر کا سخت محاسبہ کیا جائے انہوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کچھ شرپسند لوگ مختلف حیلوں بہانوں سے شہر میں فساد برپا کرنا چاہتے ہیں اور اگر فوری ایکشن نہ لیا گیا تو پھر یہاں کے حالات کسی وقت بھی خراب ہو سکتے ہیں ۔

گمشدہ کانٹا طلائی

ایک عدد کانٹا طلائی عید کے روز بیت الاقصیٰ میں گم ہو گیا ہے یا بیت الاقصیٰ سے دارالرحمت شرقی الف کے راستہ میں جس صاحب کو ملا ہو وہ محمد یوسف باجوہ صاحب کو کوارٹر بیت المبارک میں پہنچا کر مشکور فرمائیں ۔

ایک وقت میں تین کام

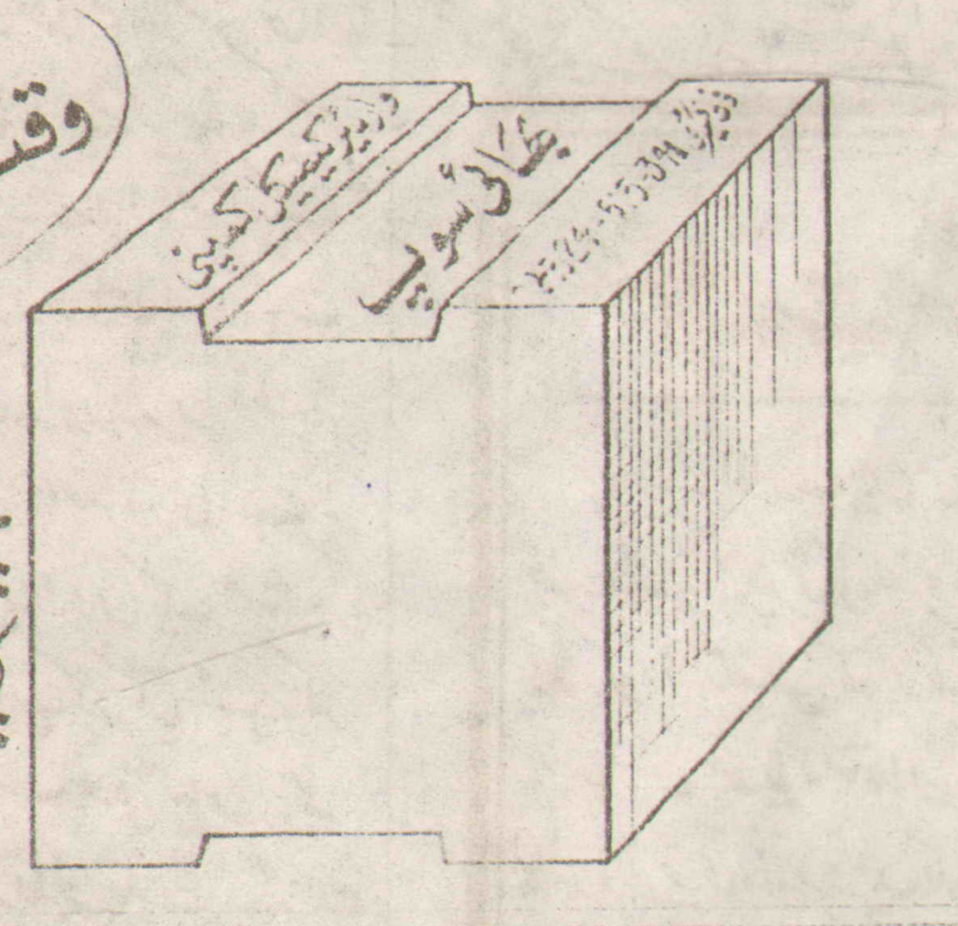

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

WARRIOR بھائی سوپ رجسٹرڈ WARRIOR

وزن میں پورا ◎ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار دہ نو الاصابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے ۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ ۔ ۷۷۷۶۴۸
فیکٹری ۶۱۵ ۔ ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۳۰ مارچ ۔ صبح اور رات کی سردی کے علاوہ دن کو گرمی کا احساس ہوتا ہے ۔ دھوپ نکل رہی ہے ۔

○ سپریم کورٹ نے سابق آرمی چیف مرزا اسلم بیگ کو وارننگ دیکر ان کا توہین کا مقدمہ ڈسچارج کر دیا ہے ان سے کہا گیا ہے کہ وہ عدالت کے متعلق آئندہ بات کرتے ہوئے محتاط رہیں سپریم کورٹ نے انہیں توہین عدالت کا مرتکب قرار دے دیا۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں دو ججوں کی جانب سے مزید سخت سرزنش کی سفارش کی گئی۔ کہا گیا ہے کہ جنرل اسلم بیگ توہین عدالت کے قصوروار ہیں ۔ یہ بات دو فاضل ججوں نے کہی ۔ جب کیس تین ججوں کے روبرو تھا تو اس وقت کی جانے والی سرزنش کافی تھی انہیں آئندہ محتاط رہنے کے سلسلے میں وارننگ دی گئی ہے ۔

○ سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے وفاقی وزراء کو صدر غلام اسحٰق خان کا ایک اہم پیغام پہنچایا ہے ۔ ملک نعیم کی رہائش گاہ پر ہونے والے ایک اجلاس میں شریک وزراء میں اس بات پر اتفاق پایا گیا کہ صدر اور وزیراعظم میں اختلافات طے کرانا ضروری ہے ۔ اس سے قبل دو وزیر اور ایک مشیر مستعفی ہو چکے ہیں اب کہا گیا ہے کہ اب مزید کوئی وزیر مستعفی نہیں ہو گا ۔ اور کہ بحران پر قابو پانے کے لئے افہام و تفہیم کے راستے تلاش کئے جا رہے ہیں ۔ صدر مملکت نے کہا ہے نوبت یہاں تک نہیں پہنچنی چاہیئے تھی ۔ حامد ناصر چٹھہ ، انور سیف اللہ اور اسد جونیجو نے استعفے ہوتی کے حوالے کئے جو انہوں نے صدر مملکت تک پہنچائے انہوں نے اس سلسلے میں کہا کہ میرا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ استعفوں کی منظوری کے سوا کوئی چارہ نہیں اس سلسلے میں عنقریب نوٹیفیکیشن جاری کیا جائیگا ۔

○ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ مسلم لیگ کے بحران کے تانے بانے صدر اور وزیراعظم میں آئینی کشمکش سے بھی ملتے ہیں ۔ وزراء کے استعفوں کے بعد صدر اور وزیراعظم میں اقتدار کی جنگ تیز ہو گئی ہے ۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ موجودہ صورتحال کے لوگ عادی ہو چکے ہیں ۔ فی الحال مسلم لیگ میں نواز شریف کا پلہ بھاری ہے ورنہ وہ اطمینان سے غیر ملکی دورے پر نہ جاتے ۔ اب یہ قیاس آرائیاں جاری ہیں کہ شاید صدر اسمبلیاں توڑ کر نئے انتخابات کا اعلان کریں ۔ ایک حکومتی عہدیدار نے اس خیال کا اظہار کیا کہ وزراء کے استعفوں سے حکومت کو خطرہ ہو سکتا ہے ۔

○ بیگم آصف نواز نے صدر سے اپنے شوہر کی موت کے سلسلے میں سات اعلیٰ افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے ۔

○ اسد جونیجو جنہوں نے استعفیٰ دیا ہے کی صدر غلام اسحٰق خان سے طویل ملاقات ہوئی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ ملاقات غیر سیاسی تھی اس میں استعفیٰ کے بارے میں کوئی بات نہیں تھی انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں اسلام آباد کسی سیاسی سرگرمی کے لئے نہیں آیا ۔ والد کے رفقاء سے اظہار یکجہتی کے لئے استعفیٰ دیا ہے ۔ مجھے ان پر مکمل اعتماد ہے یہ باتیں اسد جونیجو نے ایک پریس کانفرنس کے موقع پر کہیں ۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہر بات کے لئے پاکستان کو موردالزام ٹھہرانے کی روایت ختم ہونی چاہیئے ۔ برطانوی وزیراعظم جان میجر کی ملاقات میں مسئلہ کشمیر خاص طور پر زیر بحث آیا ۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے مظالم کی طرف بھی جان میجر کی توجہ مبذول کروائی گئی

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اب ہم سیاست کا جواب سیاست اور ظلم کا جواب ڈنڈے سے دیں گے ۔ دولت کے ان پجاریوں پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا جو مشکل وقت میں اپنے مسلم لیگی قائد جونیجو مرحوم کو تنہا چھوڑ کر آمر کی گود میں جا بیٹھے تھے ۔

○ وزیراعظم ہاؤس میں منعقدہ ایک اجلاس میں پنجاب کے وزیراعلیٰ غلام حیدر وائیں نے اور وفاقی وزراء نے شرکت کی اور کہا گیا ہے کہ استعفوں پر فوری ردعمل ظاہر نہیں کیا جائے گا۔ مسلم لیگ کو متحد رکھنے کی کوششیں تیز کی جائیں گی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ کے خلاف توہین عدالت کی درخواست قابل سماعت ہے یا نہیں اس پر فیصلہ محفوظ رکھا گیا ہے سپریم کورٹ کے بنچ نے ملک معراج خالد کی درخواست پر چالیس منٹ تک سماعت کی ۔

نئے سال کی کتابیں اور کاپیاں بارعایت سے خریدیں

رؤف بک ڈپو اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

ضرورت سٹاف

ہمارے ادارے میں نئے سال کیلئے چند لیڈیز ٹیچرز کی ضرورت ہے ۔

★ ۔ کوالیفکیشن کم از کم بی اے ۔ بی ایس سی پاس ہو یا امتحان دیا ہو۔
★ ۔ انگریزی، اردو میں لکھائی اچھی ہو۔
★ ۔ نظم وضبط اور وقت کی پابند ہو۔
★ ۔ درخواست وانٹرویو ۳ تا ۸ اپریل

مینجنگ ڈائریکٹر الاحمد کیمبرج اکیڈمی ربوہ

اعلان داخلہ

ہمارے ادارے میں نئے تعلیمی سال کے داخلے (نرسری تا دہم برائے طلبہ و طالبات) ۳ اپریل سے شروع ہیں ۔

★ ۔ مڈل و ہائی کلاسز میں لڑکیوں / لڑکوں کا علیحدہ علیحدہ سیکشن / علیحدہ عمارت ۔
★ ۔ میٹرک میں طلبہ وطالبات کے لئے سائنس کلاسز پریکٹیکلز کی سہولت کے ساتھ ۔

مینجنگ ڈائریکٹر الاحمد کیمبرج اکیڈمی دارالصدر ربوہ

HOMEO COURSES ہومیو پیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	65/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	100/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	80/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	100/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	85/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	185/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	100/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	85/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	45/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	100/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	50/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۷۶ کیوریٹو ہومیو پیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں

سٹاکسٹ :۔ کراچی صدر : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ ۔ کنری : بلال میڈیکل سٹور ۔ ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ۔ صدر بازار ۔ فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار ۔ لاہور : شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک ، کیوریٹو سٹور ۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس ۔ گوجرانوالہ : حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اوور ہیڈ برج ۔ سیالکوٹ : ڈاٹ ڈرگ ہاؤس ۔ ریلوے روڈ ۔ کمیٹی بازار ۔ حویلیاں : ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں ۔ واہ کینٹ : طیب ہومیو پیتھک کلینک ۔ انوار چوک بہاولپور : طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور ۔ میاں چنوں : محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ ۔ کوئٹہ : ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن ۔ غلام نبی روڈ ۔ پشاور : الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ ۔ شیخوپورہ : لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ ۔ ساہیوال : خان ہومیو کلینک ۔ نزد ٹی بی ہسپتال ۔ راولپنڈی : جرمن ہومیو لیبارٹریز ۔ بوہڑ بازار ۔ گجرات : شاہین ہومیو پیتھک سٹور ۔ فیصل گیٹ ۔ حیدر آباد : روبی میڈیکل سٹور ۔ چھوٹی گھٹی ۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ۔ ربوہ پاکستان فون ۴۷۱ / ۶۰۶